سوال

(649)قربانی صرف حاجی پر فرض ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے کہا قربانی حاجی پر فرض ہے۔ غیر حاجی مرضی کا مالک ہے۔ کسی اور طریق سے خیرات کرسکتا ہے۔ اول عشرہ ذوالحجہ میں نماز سے پہلے حجامت بھی بنواسکتا ہے۔ مکرر آنکہ مسائل قربانی میں سنا جاتا ہے۔ کہ اگر غیر مستطیع بعد نماز حجامت بنوائے تو ہر بال کے بدلے ایک ایک قربانی کا ثواب ہے۔ مسئلہ فہم سے بالاتر ہے کیا یہ صحیح ہے۔ (قائم علی اورسیر پنشنز لدھیانوی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر حاجی کے حق میں بھی قربانی سنت ہے۔ یہ مضمون احادیث میں ہے۔ (جو قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے) وغیرہ اور خود آپ ﷺ نے حالت حضر میں قربانی کی۔ باقی حجامت والا مسئلہ کتابی نہیں خیالی ہوگا۔

تعاقب

اہل حدیث مجریہ 26اگست 1932ء میں قربانی غیر مستطیع کے متعلق فرمایا ہے۔ ''حجامت والا مسئلہ کتابی نہیں خیالی ہوگا'' غالباً سائل کی نظر اس حدیث پر ہے خیالی نہیں۔

"عن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت ان لم اجد الا منیحة انثی افاضحی بہا قال لا ولکن خذ من شعرک زاظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ" (رواہ ابوداود والنسائی)

''یعنی عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میرے پاس سوائے اس بکری کے جو بٹائی کی میرے پاس ایک شخص کی ہے کچھ نہ ہو تو اسی کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (کیونکہ وہ چیز غیر کی ہے تم اس کے مالک نہیں) ہاں اپنے سر کے بال کتروالو (حجامت کرالو) ناخن ترشوالو مونچھیں ترشوالو۔ زیر ناف مونڈلو۔ پس یہی تمہارے لئے پوری قربانی کا ثواب اللہ کے نزدیک ہے۔''

جواب۔ سوال کے الفاظ یہ ہیں۔ ''بعد نماز حجامت بنوائے تو ہر بال کے بدلے ایک ایک قربانی کا ثواب ہے،'' ہر بال والے مسئلے کو خیالی بتلایا ہے نہ کہ اس روایت کو جو آپ نے

نقل کی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص802

محدث فتویٰ